© rasailojaraid.com

سرِ شاخِ طوبیٰ تھا جس کا نشیمن

امیرِ شریعت وہ مردِ قلندر وہ شہبازِ اسلام وہ مردِ آہن
وہ باغِ نبوت کا ایسا تھا بلبل سرِ شاخِ طوبیٰ تھا جس کا نشیمن
بہارِ فصاحت نگارِ بلاغت سفیرِ رسالت ضمیرِ شرافت
نثارِ نبوت مدارِ عزیمت، وہ مینارِ عظمت پہ تھا جلوہ افگن
وہ تنویرِ جذباتِ صدیقِ اکبرؓ، وہ تصویرِ اخلاقِ شبیرؓ و شبرؓ
وہ شمعِ رسالت پہ جل بجھنے والا وہ سینائے توحید پر جس کا مسکن
وہ شورِ سلاسل پہ زورِ خطابت، وہ جوشِ شجاعت پہ ہوش و فراست
وہ شوقِ شہادت پہ ذوقِ تلاوت وہ سوزِ محبت ہے دل مثلِ گلشن
وہ زندانِ افرنگ کے صحن میں لحنِ داؤدی سے گنگناتا جو قرآن
تو جھوم اٹھتے تھے عاشقانِ محمد لرز اٹھتے تھے دین و ایماں کے دشمن
شب و روز عشقِ محمد میں تڑپے، دلِ شیرِ نر اس کے سینے میں دھڑکے
دھاڑے تو ڈھے جائیں باطل کے قلعے جو بولے تو کھل جائیں گلشن کے گلشن
وہ قرآن کی لوریاں دے کے ملت کی بے چین گھڑیوں کو تسکین بخشے
سمندر کی بپھری ہوئی موج بن جائے ظالم لگائیں زباں پر جو قدغن
وہ تقریر کی موسلادھار سے دل کی بنجر زمینوں کو شاداب کرتا
گمر برقِ عشقِ نبوت سے دُزدانِ ختمِ نبوت کے جل جاتے خرمن
سزاوار حضرتؒ مرے پاس ارادات کے گوہر کہاں نجم، پھر بھی کروں پیش
خراجِ عقیدت بالفاظِ شورش "جوشہ جی" کے عنوان سے ہے مُعنون
کہ اُٹھے تو آندھی جو گرجے تو بادل جو کڑکے تو بجلی جو بولے تو ہے شیر
نگہ بھر کے دیکھے تو کانپ اٹھیں دشمن ذرا مسکرائے تو بن جائیں ساجن

عبدالستار نجم ابوالخیری (جھنگ)

© rasailojaraid.com